بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدِ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

از: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ۔ سابق مفتی اعظم سعودی عرب

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه ۔ امّا بعد !

مجھ سے بیشتر حضرات نے بار بار یہ سوال کیا کہ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیّت کیا ہے؟ نیز اس دوران دست بستہ قیام میں صلوۃ وسلام اور علاوہ ازیں جو کچھ میلاد کے نام پر کیا جاتا ہے اس کا شرعًا کیا مقام ہے؟

مفتی اعظم الشیخ ابن باز کا جواب: عید میلاد النبی کے نام پر محفلیں منعقد کرنا شرعًا ناجائز ہے ان کا اہتمام سراسر بدعت اور دین میں ایک نئی اختراع ہے' اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ خود ایسا کیا اور نہ خلفائے راشدین نے ایسی محفلیں منعقد کیں اور نہ ہی انکے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ نے ایسا کیا اور نہ ہی قرونِ اولی' تابعین اور تبع تابعین سے ایسا کوئی واقعہ ثابت ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہو۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ سنّت کے عالم اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کامل محبّت رکھنے والے اور شریعت کے تابع تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ (مسلم) ترجمہ: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ وَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ﴾ (ترمذی/ابوداؤد) ترجمہ: (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو' اس لئے کہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں بدعت کے ایجاد کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ **(الحشر-۷)** ترجمہ: جو چیز تم کو پیغمبر دیدیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو ۔ نیز ارشادِ باری ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ **(المآئدۃ ۳)** ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

غرضیکہ اس مضمون پر مشتمل بے شمار آیات آتی ہیں قرآن اور سنت میں کہیں بھی عیدِ میلاد النبی منعقد کرنے کا ثبوت نہیں ملتا' لیکن اس کے باوجود جو حضرات اس نوعیت کی محفلیں منعقد کرتے اور انہیں باعثِ ثواب سمجھتے ہیں انکے طرزِ عمل سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ: کیا اللہ تعالی نے دین اسلام کو اس امت کے لئے مکمّل نہیں کر دیا؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے امّت کو وہ تمام باتیں نہیں بتائیں جن پر امت کو عمل

پیدا ہونا تھا؟

اب بعد میں آنے والے لوگوں نے عیدِ میلاد یا محفلِ میلاد کی صورت میں شریعت کے نام پر ایسی ایسی بدعات جاری کر دی ہیں جن کا اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو بھی حکم نہیں دیا تھا' کیا ایسا عمل انکو اللہ تعالی کا مقرّب بنا دے گا؟ ایسا ہر گز نہیں ہوسکتا' اس سے تو اللہ ذوالجلال پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس نے دین مکمّل نہیں کیا' اور رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر الزام آتا ہے کہ آپ نے امّت سے وہ چیز چھپائے رکھی جو فی الواقعہ انکے لئے بہت مفید تھی جیسا کہ حدیثِ صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرٍ مَّا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مِنْ شَرٍّ مَّا يَعْلَمُهُ لَهُمْ﴾ (مسلم) ترجمہ: اللہ تعالی نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس پر واجب تھا کہ وہ اپنی امّت کو ہر اس چیز کی راہنمائی کریں جو اس کے لئے بہتر سمجھتے ہیں اور ہر اُس چیز سے ڈرائیں جسے اس کے لئے شر سمجھتے ہیں۔

اگر محفلِ میلاد منعقد کرنا دین کا حصّہ ہوتا تو یقیناً رسولِ اکرم ﷺ اس کے انعقاد کا اُمّت کو حکم دیتے یا اپنی زندگی میں خود ایسی محفلیں منعقد کرتے یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفلِ میلاد کا اہتمام کرتے' جب ان میں سے کسی سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ عید میلاد النبی کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے جس سے رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہء جمعہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: ﴿فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ﴾ (مسلم) ترجمہ: بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے' سب سے بُرا کام (دین میں) نئی چیز کا اختراع ہے' اور (دین میں) ہر نئی اختراع بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے امت نے مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں میلاد النبی کا انکار کیا ہے اور اس سے لوگوں کو باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن بعض متأخرین نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان محفلوں میں غلو فی الرّسول اور مرد و زن کا اختلاط نہ ہو اور موسیقی کے آلات استعمال نہ کئے جائیں تو پھر ایسی محفل منعقد کرنا بدعتِ حسنہ ہوگی۔ لیکن ہم اس کو بھی تسلیم نہیں کرتے' اس لئے کہ شریعت کا یہ قاعدہ کلّیہ ہے کہ اگر کسی بات میں تنازعہ پیدا ہو جائے تو اُسے کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دیا جائے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (النّساء۔٥٩) ترجمہ: اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اُسے اللہ و رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہو

اس اُصول کی بنیاد پر ہم اس مسئلہ یعنی عید میلاد کو کتاب اللہ کی طرف لوٹاتے ہیں تو کتاب اللہ نے ہمیں یہ خبر دی کہ اللہ تعالی نے اس امت کے لئے دین کو مکمّل کر دیا ہے جو اسلام آپ ﷺ لیکر آئے اس میں ایسی محفلیں منعقد کرنے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اگر اس مسئلہ کو دوسرے پہلو سُنّتِ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹاتے ہیں تو ہمیں یہاں بھی اس کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا' نہ آپ نے ایسا کیا اور نہ ہی کسی کو کرنے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دینی کام نہیں بلکہ بدعت کا اِرتکاب ہے یہ عید دراصل اہلِ کتاب یہودیوں اور عیسائیوں کی عید

سے مُشابہت رکھتی ہے۔

اگر دوسرے پہلو سے محفلِ میلاد اور عیدِ میلاد کا جائزہ لیا جائے تو بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ منکرات کو بھی اپنے پہلو میں سمائے ہوئے ہوتی ہے مثلاً مرد وزن کا اختلاط٬ آلاتِ موسیقی کا استعمال٬ طبلے اور ڈھولک کی تال پر نوجوانوں کا رقص اور اس جیسی بیسیوں قباحتیں موجود ہیں جو محفلِ میلاد کے نام پر ثواب سمجھ کر اختیار کی جاتی ہیں اور پھر ان محفلوں میں سب سے بڑے گناہ شرک کا اِرتکاب کرنے کے بے شمار مناظر دکھائی دیتے ہیں٬ مدحِ رسول ﷺ میں غلو سے کام لیا جاتا ہے اور اس اعتقاد کو بانگِ دُہل بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ غیب بھی جانتے تھے۔ حالانکہ کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ﴾ (بخاری) مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاری نے عیسی بن مریم کو بڑھایا٬ میں بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

رسولِ اکرم ﷺ کی تشریف آوری: بعض کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ محفلِ میلاد میں بذاتِ خود تشریف لاتے ہیں اس بنا پر وہ سلام اور خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں٬ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے٬ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ قیامت سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر نہیں نکلیں گے اور آپ کی روح اعلی علّین دار الکرامۃ میں اپنے رب عظیم کے پاس ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ﴾ (المؤمنون ۔۱۱۶) ترجمہ: پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو پھر قیامت کے روز کھڑے کئے جاؤ گے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ الْقَبْرُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ﴾ ۔(الحدیث) ترجمہ: قیامت کے روز میں پہلا فرد ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور پہلا سفارش کرنے والا اور سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔

درود وسلام کی اہمیت: اب رہا یہ مسئلہ کہ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کی کیا اہمیت ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا صالح اعمال میں افضل ترین عمل ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ۔(الأحزاب۔٥٦) ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود وسلام بھیجا کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اس پر اللہ دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ درود وسلام پڑھنا تمام اوقات میں جائز ہے، نماز کے بعد پڑھنے کی بالخصوص تلقین کی گئی ہے، نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھنا واجب ہے، اذان کے بعد، رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے وقت، جمعہ کے دن اور رات کو درود پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم تمام مسلمانوں کو دین کی فہم اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام کو سنّت پر عمل پیرا ہونے اور بدعات سے بچنے کی ہمّت عطا فرمائے۔ آمین۔